بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَن يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآءُهَا وَلٰكِن يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنكُم

مسائل قربانی

ترتیب:

عبدالرؤف ہانجی السلفی

ناشر

ادارہ دارالسلفیہ خیرپورہ آرونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کرنا ایک عظیم عبادت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ عبادت کوئی بھی ہو اسکی قبولیت کے لئے تین شروط ہیں:

[۱] عامل کا عقیدہ قرآن وسنت پر سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہو۔

[۲] عمل میں اخلاص ہو، یعنی خالص اللہ کی رضا پر ہو۔

[۳] طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

لہٰذا عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے وقت ان شروط کا خاص خیال رکھے۔



قربانی کرنے والا

[۱] قربانی کرنے والے کا عقیدہ قرآن وحدیث پر سلف صالحین کے فہم کے مطابق ہو۔ غیر اللہ سے مدد مانگنے والا نہ ہو، بے نمازی نہ ہو، سحر کرنے والا اور کرانے والا نہ ہو، اسلامی شریعت کا مذاق اُڑانے والا نہ ہو۔ کیونکہ یہ سب شرک ہیں اور مشرک کا کوئی عمل عند اللہ مقبول نہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ

ہے: اور جو انہوں نے عمل کئے ہونگے ہم ان کی طرف متوجہ ہونگے تو ان کو اُڑتی خاک کردیں گے۔ (سورۃ الفرقان: ۲۳)

[۲] قربانی کرنے والا نماز و روزہ کا پابند ہو۔

[۳] وہ قربانی کی استطاعت رکھتا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (سورۃ البقرہ: ۲۸۶)

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ اگر دولت مند قربانی کا جانور خریدے، پھر وہ جانور مر جائے تو اس کے لئے دوسرا لانا ضروری نہیں۔ لیکن اگر کسی غریب کی قربانی، خریدنے کے بعد مر جائے تو اس کے لئے دوسرا لانا ضروری ہے۔ یہ ان مفتیوں کی حماقت کی واضح دلیل ہے۔ ایسے مفتی حضرات، لوگوں کو دین سے متنفر کر رہے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

[۴] قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ جس حدیث میں آیا ہے کہ قربانی نہ کرنے والا ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے (سنن ابن ماجہ: رقم ۳۱۲۳) وہ صرف تاکید پر دلالت کرتا ہے۔

(دیکھئے: علمی مقالات، لحافظ زُبیر علی زئی رحمہ اللہ، ج۲ ص ۲۱۲)

[۵] قربانی کرنے والے کو یکم ذوالحجہ سے ہی بال، ناخن وغیرہ کاٹنے سے رک جانا چاہیئے۔ حدیث میں آیا ہے جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو اسے بال اور ناخن تراشے سے رک جانا چاہیئے۔ (صحیح مسلم: رقم ۵۱۵۹)

فقیہُ العصر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر قربانی کا ارادہ رکھنے والا ناخن یا بال کٹوا دے اور پھر قربانی کرے تو اس کی قربانی ہو جائے گی لیکن گناہگار ہو گا۔ (الشرح الممتع جلد ۷ ص ۹۸)

جس آدمی کو قربانی کی استطاعت نہ ہو، لیکن وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے پہلے سر کے بال اور مونچھیں کاٹ لیتا ہے، ناخن تراش لیتا ہے اور دوسری ضروری صفائی کر لیتا ہے اور پھر قربانی تک اس سے پرہیز کرتا ہے، تو اسے قربانی کا پورا اجر و ثواب ملے گا۔

(سنن ابی داود: ۲۷۸۹/سنن نسائی: ۴۳۶۵/مسند احمد: ۶۵۷۵/وسندہ حسن)



قربانی کا جانور

[۱] قربانی کا جانور عیبوں سے پاک ہو مثلاً دُم کٹا ہوا، کان کٹا ہوا، لنگڑا، کانا، اندھا، سینگ ٹوٹا ہوا، بہت زیادہ کمزور، خارش زدہ وغیرہ نہ ہو۔

(سنن ابی داود: ۲۸۰۵/ سنن ترمذی: ۱۴۹۷/ دیکھئے احکام قربانی: ص ۹۷ تا ۱۱۶۔ تالیف حسام الدین عفانہ۔ ترجمہ شیخ مبشر احسن وانی المدنی)

[۲] معمولی عیب ان عیبوں میں شمار نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک تہائی (1/3) حصہ میں رخصت ہے۔ (احکام قربانی، ص ۱۱۴/ سنن ترمذی: رقم ۱۵۰۴/ علمی مقالات ج ۲ ص ۲۱۴)

[۳] پیدائشی دُم کٹا جانور قربانی کے لئے جائز ہے۔ (احکام قربانی: ص ۱۱۰)

[۴] خصی (آختہ) جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔

(سنن ابن ماجہ: رقم ۳۱۲۲/ احکام قربانی ص ۱۱۵)

[۵] داغا ہوا جانور قربانی کے لئے جائز ہے۔ (احکام قربانی: ص ۱۱۵)

[۶] قربانی کا جانور خریدنے کے بعد عیب دار ہو جائے۔ پھر اگر نیا خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو یہی جائز ہے۔

(احکام قربانی: ص ۱۲۱/ علمی مقالات، ج ۲ ص ۲۱۸ فقرہ: ۲۱)

امام زُہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جب آدمی قربانی کا جانور خرید ے، پھر بعد میں وہ بیمار ہو جائے تو اس کی قربانی جائز ہے۔'' (مصنف عبدالرزاق ج۴ص ۳۸۶ح ۸۱۶۱)

[۷] ایک بکری ایک گھر کی طرف سے کافی ہے کیونکہ گھر میں ایک ہی آدمی مکلّف ہوتا ہے۔ (ترمذی: رقم ۱۵۰۵)

اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (سنن ترمذی: ۹۰۶/سنن ابن ماجہ: ۳۱۳۱)

لیکن مِنیٰ میں کی جانے والی اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم: ۳۱۸۵)

[۸] اس پر اتفاق ہے کہ اگر جانور گائے کی جنس سے ہو تو ضروری ہے کہ وہ دو سال مکمل کر کے تیسرے سال میں داخل ہوا ہو۔ اور اگر بھیڑ کی جنس سے ہو تو ایک سال مکمل کر کے دوسرے سال میں داخل ہوا ہو۔ (احکام قربانی: ص ۸۹) البتہ حدیث میں آیا ہے کہ دو دانتوں والے جانور کے علاوہ ذبح نہ کرو اِلّا کہ تم پر تنگی ہو جائے تو دنبے کا جذعہ ذبح کرو۔ (صحیح مسلم: رقم ۵۰۸۲)

[۹] بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ''جانور اگر موٹا تازہ ہو اور مطلوب عمر کو نہ پہنچا ہو تو جائز ہے۔'' لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ فقہاء میں سے کسی نے بھی اس کی

رخصت نہیں دی ہے۔ شیخ حسام الدین عفانہ لکھتے ہے ”میں نے فقہاء کی کتابوں میں اس مسئلے کو خوب تلاش کیا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں پایا جس نے یہ کہا ہو کہ شرعی مقرر کردہ عمر سے کم جانور کی قربانی جائز ہے۔۔۔قربانی میں عمر تعبدی ہے۔“ (احکام قربانی:ص ۸۸)

[۱۰] قربانی کا جانور خریدنے کے بعد، اسکو اچھے جانور سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ (احکام قربانی:ص ۲۳۷)

[۱۱] قربانی اور عقیقہ ایک ساتھ جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ (احکام قربانی:ص ۱۵۱ تا ۱۵۵)

[۱۲] مُردوں کی طرف سے بطور صدقہ قربانی جائز ہے۔ البتہ اہل علم نے اس مسئلہ میں یہ شرط رکھی ہے کہ اس قربانی کا سارا گوشت، کھال وغیرہ بطور صدقہ حاجت مندوں میں تقسیم کیا جائے۔

[۱۳] اس پر اجماع ہے کہ بھینس کا حکم وہی ہے جو گائے کا ہے۔ (الاجماع لابن المنذر: کتاب الزکاۃ) لیکن اہل علم کے نزدیک جن علاقوں میں کوئی اور جانور دستیاب نہ ہو وہاں بھینس (نر یا مادہ) کی قربانی میں کوئی حرج نہیں البتہ جن علاقوں میں اور قسم کے حلال جانور موجود ہوں وہاں بھینس کی قربانی نہ کی

جائے۔ (فتاویٰ علمیہ ج ۲ ص ۱۸۲)

۱۴۔اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۸۰۲)



قربانی کے ایام

اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہیں کہ قربانی کے چار دن ہے یا تین دن؟ چار والی روایات میں کلام ہے جبکہ تین دن والی روایات میں کوئی کلام نہیں۔واللہ اعلم۔ ویسے بھی پہلے دن قربانی کرنا افضل اور سنتِ صحیحہ ہے۔(دیکھئے صحیح بخاری: ۹۵۱ اور علمی مقالات جلد ۲ ص ۱۷۵) عیدالاضحیٰ کے دن کھانے کی شروعات اپنی قربانی کے گوشت سے کرنی سنت ہے۔(سنن ترمذی: ۵۴۲ وسندہ صحیح) اختلاف کو چھوڑ کر موافقت کرنا بہتر ہے۔مزید تحقیق کے لئے دیکھئے: فتاوٰی علمیہ: ج ۲ ص ۱۸۱



قربانی کی کھال

[۱] قربانی کی کھال گھر میں استعمال کی جاسکتی ہے اسی طرح کسی غریب

مسکین محتاج وغیرہ پر صدقہ کرنا جائز ہے۔

[۲] اسی طرح کسی دینی ادارے، درسگاہ، لیبریری وغیرہ کو دی جاسکتی ہے۔ اس میں کوئی قید نہیں۔

[۳] ہڈیاں کسی دور جگہ پھینکنی چاہئے۔ دفن نہ کریں کیونکہ یہ جنات کی غذا ہے۔



دیگر مسائل

[۱] نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔ (صحیح بخاری: رقم ۵۵۴۵)

[۲] قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت اور افضل ہے۔ (احکام قربانی: ص ۲۰۳)

[۳] اگر کسی دوسرے سے ذبح کرائے تو جائز ہے بشرطیکہ وہ مشرک یا بے نمازی نہ ہو۔

[۴] چھُری نہایت تیز ہونی چاہئے۔ (صحیح مسلم: رقم ۵۰۹۱)

[۵] جانور کے سامنے چھُری تیز کرنا سخت منع ہے۔ (احکام قربانی: ص ۲۰۰)

[٦] قصائی کو قربانی کے گوشت یا کھال سے بطور اُجرت دینا منع ہے۔ (صحیح مسلم: ۳۱۸۰) البتہ اسکے بغیر نقدی ہدیہ ضرور دینا چاہئے۔

[۷] قربانی کے جانور کو مہندی، سرمہ وغیرہ لگا کر تکلیف دینا ٹھیک نہیں۔ یہ چیزیں کہیں ثابت نہیں ہیں۔



قربانی کی دعا

قربانی کا مالک سچے دل سے اس بات کا اقرار کرے اور دل میں پختہ عزم کرے کہ اسی اعلان پر ثابت قدم رہوں گا۔

دعا کا ترجمہ:۔ "میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں اللہ کے ساتھ شریک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت تمام عالموں کے رب کے لئے خاص ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے اول سر تسلیم خم کرنے والا ہوں، اے اللہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے (تیرے بندے)۔۔۔۔۔

کی طرف سے، اللہ کے نام سے شروع اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

خالی جگہ پر قربانی کرنے والا اپنا نام لیں۔

اِنِّیُ وَجَّھُتُ وَجُھِیَ لِلَّذِیُ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرُضَ حَنِیُفاً وَّمَااَنَا مِنَ الْمُشُرِکِیُنَ ☆ اِنَّ صَلَاتِیُ وَ نُسُکِیُ وَ مَحُیَایَ وَمَمَاتِیُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیُنَ لَا شَرِیُکَ لَہٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرُتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسُلِمِیُنَ ☆اَللّٰھُمَ مِنُكَ وَلَكَ عَنُ -------- بِسُمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکُبَرُ☆

(دیکھیے: سنن ابن ماجہ: رقم ۳۱۲۱۔ سنن ابی داؤد: رقم ۲۷۹۵۔ صحیح بخاری: رقم ۳۹۹۷۔ سنن ترمذی: ۱۵۲۱۔ احکام قربانی: ص۲۰۲ تا۲۰۹)

اگر عربی میں دعا نہ پڑھ سکیں تو اپنی زبان میں پڑھیں۔ یاد رہیں کہ قربانی کا اصل مقصد اسی اقرار نامہ پر ثابت قدم رہنا ہے۔ اللہ ہم سب کو کلمۂ توحید پر ثابت قدم رکھیں۔ آمین



ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ کی پُرخلوص اپیل

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان عِلمی مشن لے کر اُٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمہود کے شور شرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اوّل ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔ تاکہ یہ پودا بہت جلد ایک شجرِ درخشاں بن کر ابھرے۔ زکوٰۃ و صدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia

Account No.:SB0701040100001428

J&K Bank Branch Arwani

عبدالروٴف ہانجی السّلفی

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ، آرونی

whatsapp 8803045299

